خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

عادل لطیف

اس وقت ساری دنیا میں غیر مسلموں کی طرح قومیت وصوبائیت اور رنگ وزبان کو بنیاد بنا کر مسلمانوں نے بھی خود کو جہالت اور مغرب کی اندھی تقلید کی وجہ سے حسب ونسب، قوم وقبیلہ، لسانی وقومی بنیادوں پر مختلف گروہوں میں تقسیم کرر کھا ہے، جس کے نتیجے میں مسلمان آپس میں اختلاف وانتشار کا شکار ہیں جو کہ قرآن وحدیث کی تعلیمات کے بالکل منافی ہے. یہ امت اور ملت دین کی نسبت سے قائم ہے، اگر ایمان اور دین کی نسبت نہ رہی تو پھر یہ ملت بھی نہیں رہے گی، اسی لیے تو پیر ومرشد نے کہا تھا

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر

خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

ان کی جمعیت کا ہے ملک ونسب پر انحصار

قوت مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تیری

دامن دین سے ہاتھ چھوٹا تو جمعیت کہاں

اور جمعیت ہوئی رخصت تو ملت بھی گئی

مسلمانوں کے زوال کی ایک بہت بڑی وجہ یہی ہے کہ مسلمان قومیت وصوبائیت اور رنگ وزبان کے تعصب میں مبتلا ہیں. قرآن کریم میں اللہ تعالی نے زبان ورنگ کے اختلاف کو اپنی نشانی فرمایا ہے. ارشاد باری تعالی ہے: زبان ورنگ کا اختلاف یہ میری نشانیاں ہیں (سورۃ الروم، آیت 22) اگر کوئی کسی دوسرے شخص کو اس کی زبان یا اس کے رنگ کی وجہ سے حقیر سمجھ رہا ہے تو اس کی بہت بڑی نالائقی ہے، وہ بڑا بے ہودہ آدمی ہے.

عارف باللہ حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنا ایک واقعہ ذکر کرتے ہیں کہ ملاوی میں ایک رات دو بجے کتے کے بھونکنے سے میری آنکھ کھل گئی اور اللہ تعالیٰ نے میرے قلب پر ایک علمی نکتہ منکشف فرمایا. میں نے سوچا کہ یہاں کا کتا بھی اسی زبان میں بھونکتا ہے جس زبان میں کراچی کا کتا بھونکتا ہے، کتے بلی اور ہر ملک کے تمام جانور ایک ہی طرح بولتے ہیں، لیکن انسانوں کی زبانیں ہر ملک اور علاقہ کی مختلف ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے دل میں یہ بات ڈالی کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا ہے، اس لیے ان کی زبانوں اور ان کے رنگوں میں اختلاف کر دیا تاکہ اس اختلاف سے وہ میری معرفت حاصل کر سکیں. فرمایا تمھارے اختلاف زبان اور رنگ میں میری نشانیاں ہیں اور نشانیاں جانوروں کو نہیں دی جاتیں کیونکہ ان کے اندر معرفت الٰہیہ کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی، ورنہ تو انگلینڈ کی بلی انگریزی بولتی اور پاکستان کی بلی اردو بولتی. ساری دنیا کے جانور ایک ہی طرح بولتے ہیں اور انسانوں کو کیونکہ اپنی معرفت کے لیے پیدا کیا ہے اس لیے ان کی زبان اور رنگ میں اختلاف کر دیا، لیکن یہ ہماری نادانی ہے کہ ہم اس کو وجہ فضیلت بنالیں، کتنی بڑی نالائقی کی بات ہے کہ جس چیز کو اللہ اپنی معرفت کی نشانی بتا رہے ہیں، ہم اس سے معرفت حاصل کرنے کے بجائے اس پر جھگڑ رہے ہیں.

پاکستان میں رہنے والے اپنے مسلمان ہونے اور پاکستانی ہونے پر فخر نہیں کرتے بلکہ پنجابی، پٹھان، بلوچی، سندھی، مہاجر اور سرائیکی ہونے پر فخر کرتے ہیں. مسلمان کو تو مسلمان ہونے پر فخر کرنا چاہیے، مسلمان کو سندھ اور پنجاب پر نہیں مکہ اور مدینہ پر فخر کرنا چاہیے، مسلمان کو پشتو اور بلوچی پر نہیں عربی پر فخر کرنا چاہیے. عصبیت ولسانیت ہمارے لیے زہر قاتل ہیں. حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سخت الفاظ میں ان تعصبات کی مذمت فرمائی ہے. کہیں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ان باپوں پر فخر کرنا چھوڑ دو جو دوزخ کے کوئلے بن گئے ورنہ خدا کے نزدیک نجاست کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاؤ گے، کہیں فرمایا کہ جو ناحق اپنی قوم پر فخر کرے، وہ اس اونٹ کی مانند ہے جو کنویں میں گر پڑے، پھر دم پکڑ کر اسے باہر کھینچا جائے، کہیں فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں جو لوگوں کو عصبیت کی دعوت دے، وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت کے سبب جنگ کرے، وہ ہم میں سے نہیں جو عصبیت کی حالت میں مرے. واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا عصبیت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا عصبیت یہ ہے کہ تم ظلم پر اپنی قوم کی حمایت کرو.

آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبے میں تمام مسلمانوں کو برابری کا درجہ عطا کیا تھا اور فرمایا تھا کہ کسی گورے کو کسی کالے پر کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے، فضیلت کا معیار صرف اور صرف تقویٰ ہے. ضروری ہے

کہ خطبہ حجۃ الوداع کی روشنی میں آپ علیہ السلام کی آفاقی تعلیمات پر عمل کر کے اس کرہ ارض کو جنت نظیر بنا دیں، اللہ کی مخلوق کی زندگی میں خوشیاں بھر دیں، سندھی مہاجر پنجابی سرائیکی بلوچ اور پشتون کے فرق کو مٹا کر صرف پاکستانی ہونے کو ترجیح دیں، اور پاکستانیت کے جذبہ کو تازہ کریں تا کہ وطن عزیز اندرونی خلفشار سے نکل کر ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکے.